سعادتِ حج بیت اللہ

حق نواز خالد
۶۱۵ - ڈسکہ کوٹ - سیالکوٹ

★

مچلتی ہے جبیں جس در پہ جھکنے کو وہی در ہے
جہاں کے بتکدے میں جو خدا کا اولیں گھر ہے

عطا کر دی تڑپ اللہ نے اس در پہ جانے کی
بسا دی آرزو دل میں مقدر آزمانے کی

تمنا تھی ادائے فرض کا ارماں نکل پائے
کہ بیت اللہ میں پہنچیں تو دل کو کچھ قرار آئے

خبر کیا کیسے گزرے آرزوئے دید کے لمحے
وہ دلخوش کن مسرّت بار وہ امید کے لمحے

تھے جس کے منتظر وہ ساعتِ مسعود آ پہنچی
وہ ساعت کہ رضائے خالق و معبود آ پہنچی

دیارِ پاک کا عزمِ سفر اور حق کے دیوانے
چلے تھے حسن گاہِ شمع کی جانب یہ پروانے

مبارک ہو طوافِ خانہ کعبہ کا شرف پایا
کہ ذکرِ رَبّنا لَبَّیکَ ہر سو ہر طرف پایا

سعادت حجرِ اسود چومنے کی تھی مقدر میں
سعی کی تھی مروہ و صفا کی ببختِ یاور میں

ادا کرکے فریضہ حج کا رغبتِ سفر باندھا
تصوّر میں بسا تھا حاجیوں کے گنبدِ خضرا

وہ روضۂ مقدس رحمتیں جس پہ برستی ہیں
کہ جس کی دید کو عشاق کی نظریں ترستی ہیں

ادب گاہِ جہاں کا روبرو جب وہ مقام آیا
عقیدت سے لبوں پر الصلوٰۃ والسلام آیا

جھکی نظریں ادب سے اشک بہہ نکلے مسرت کے
کہ ساری زیست سے افضل تھے وہ لمحے سعادت کے

شفیع المذنبینؐ سے کیں نیاز و راز کی باتیں
دلِ بیتاب نے کیں اُنؐ سے سوز و ساز کی باتیں

اجازت واپسی کی لی سراپا انکساری سے
جُدا ہونا پڑا آخر درِ محبوبِ باری سے

دیارِ پاک کی یادیں بھلا کیسے بھلائیں گے
وہ فرحت خیز نظارے ہمیشہ یاد آئیں گے

★